راتوں میں عبادت کرنے والے اور تراویح و تہجُّد ادا کرنے والوں کے فضائل اور اجر و ثواب

الْخُطْبَةُ الأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْعَمَ عَلَى الصَّائِمِينَ والْقَائِمِينَ بِرِضْوَانِهِ، وَمَنَّ عَلَيْهِمْ بِعَفْوِهِ وَغُفْرَانِهِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى: (إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ* آخِذِينَ مَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ مُحْسِنِينَ* كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ* وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ)(١).

رفیقانِ ملتِ اسلامیہ! میرے روزہ دار بھائیو! باری تعالیٰ کو یہ بات بے انتہا پسند ہے کہ اس کے بندے راتوں کو اس کی عبادت کریں اور تہجُّد اور قیامُ اللیل کا اہتمام کریں

(١) الذاريات: ١٥ – ١٨.

چنانچہ سورۂ فرقان میں اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے اپنے مُقرَّب بندوں کی تعریف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ: خدائے رحمان کے خاص بندے راتوں کو اپنے رب کے سامنے سجدہ اور قیام میں مشغول رہتے ہیں یعنی نماز تہجُّد ادا کرتے ہیں اللہ تعالی جَلَّ جَلَالُہٗ نے رمضان المبارک کو بڑی عظمت و فضیلت عطا فرمائی ہے یہ عبادت واطاعت اور ذِکر و تلاوت کا موسم ہے یہ روزے اور تراویح کا مہینہ ہے تراویح اور قیام اللیل کی برکت سے بندوں کے تمام گُذشتہ گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں چنانچہ صحیحین یعنی بخاری و مسلم کی روایت ہے: «مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ»(۱). جو شخص ایمان کے ساتھ ثواب کی امید رکھ کر قیام اللیل کرتا ہے تو اسکے گذشتہ گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں یعنی جو بندہ رمضان المبارک کی راتوں میں قیام کرتا ہے نمازیں ادا کرتا ہے اپنے رب سے مناجات کرتا ہے قیام کی فضیلت اور اجر وثواب پر یقین رکھتا ہے اور اللہ تعالی جَلَّ جَلَالُہٗ طرف سے اس اجر کے حاصل ہونیکی امید رکھتا ہے تو باری تعالی اس کی خطاوں اور گناہوں کو مُعاف فرمادیتا ہے اور اس کی نیکیوں کا اجر وثواب کئ گُنا بڑھادیتا ہے(۲) تراویح نبیؑ کریم ﷺ کی سنت ہے، آپ ﷺ نے اس کو

---

(۱) متفق عليه .
(۲) شرح البخاري لابن بطال : ۱/۹۵، شرح النووي على مسلم : (۶/۳۹)

رمضان کے شعائر اور ظاہری علامات میں سے قرار دیا ہے[1] ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شب رسول اکرم ﷺ نے مسجد میں نماز ادا فرمائی تو آپ ﷺ کی اقتدا میں کچھ لوگوں نے بھی نماز پڑھی پھر آپ ﷺ نے اگلی رات نماز پڑھائی تو کچھ زیادہ افراد شریک ہوئے پھر جب تیسری یا چوتھی رات آئی تو بہت زیادہ لوگ مسجد میں جمع ہو گئے مگر رسول اللہ ﷺ باہر تشریف نہیں لائے پھر جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: «قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ، وَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ إِلَّا أَنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ». تم نے (پچھلی رات) جو کچھ کیا وہ میں نے دیکھا تھا جبکہ تمھاری طرف نکلنے سے مجھے فقط اس چیز نے روکا کہ مجھے ڈر ہوا کہ کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ کر دی جائے۔ یہ واقعہ رمضان المبارک میں پیش آیا تھا[2] پھر جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں دیکھا کہ لوگ تنہا تنہا تراویح کی نماز پڑھ رہے ہیں تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام لوگوں کو حضرت اُبَیّ بن کَعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت میں جمع فرمادیا حضرت اُبَیّ بن کَعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابۂ کرام کے درمیان بڑے ہی جید اور خوش الحان قاری تھے اور بہت اتقان اور ترتیل و تجوید کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کیا

(١) شرح النووي على مسلم: (٣٩/٦).
(٢) متفق عليه.

کرتے تھے[1] الغرض تراویح بہت ہی عظیم نماز ہے اس کے بے انتہا فضائل اور برکات ہیں صحابۂ کرام ابرار وصالحین اور عام مسلمانوں نے ہمیشہ اس کی پابندی فرمائی ہے لہذا ہمیں بھی اس کا اہتمام کرنا چاہیے مشغولیت کا عذر کرکے اس کو ترک کرنا مناسب نہیں اسی طرح ہمیں جماعت کے ساتھ تراویح ادا کرنی چاہیے اور آخر تک امام کے ساتھ شریک رہنا چاہئے اسکی بہت زیادہ فضیلت ہے اس سے پوری رات عبادت کا ثواب حاصل ہوجاتا ہے ارشاد نبوی ﷺ ہے: «مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ»[2]. جو شخص آخر تک امام کے ساتھ قیام کرے یہاں تک کہ امام نماز کو مکمل کرکے واپس ہوجائے تو اس کیلئے پوری رات قیام اللیل کا اجر لکھا جاتا ہے[3]

روزے اور تراویح کا اہتمام کرنے والو! تراویح اور قیام اللیل نیکی اور خیر کا بڑا عظیم دروازہ ہے جس کو اللہ تعالی نے رمضان المبارک میں اپنے مومن بندوں کیلئے کھولا ہے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اور سلف صالحین سے اس کا اہتمام ثابت ہے نیز امت کے صلحا بزرگان دین اور عام مومنین ہر رمضان میں اس کا اہتمام فرماتے ہیں پھر رمضان کے

---

(١) البخاري: ٢٠١٠.
(٢) أبو داود: ١٣٢٧، والترمذي: ٨٠٦، وغيرهما.
(٣) القول المكتفى على سنن المصطفى (١٨٨/٨).

علاوہ پوری سال راتوں میں عبادت وتضرع کرنا اور تہجُّد ادا کرنا اللہ تعالی کو بے انتہا محبوب ہے یہ مبارک عمل درجات کی بلندی اور گُناہو ں کی مُعافی کا سبب ہے ایک بار نبی رحمۃٌ للعلٰمین ﷺ نے حضرت مُعاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا : « أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ الصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ، وَقِيَامُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ يُكَفِّرُ الْخَطَايَا» . کیا میں تمھیں خیر کے دروازے نہ بتلا دوں؟ روزہ (گُناہوں سے بچنے کیلئے) ایک ڈھال ہے اور صدقہ، گُناہ وخطا (کے اثر) کو بجھا دیتا ہے اور آدمی کا شب میں نماز ادا کرنا گناہوں اور خطاوں کو مٹا دیتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی جس میں تہجُّد گذار بندوں کی تعریف کی گئی ہے : (تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعاً وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ)»(١). ان کے پہلو (رات کے وقت) بسترو ں سے جدا رہتے ہیں وہ اپنے رب کو خوف اور امید کے مِلے جُلے جذبات کے ساتھ پُکارتے رہتے ہیں اور ہم نے ان کو جو رزق دیا ہے وہ اس میں سے (نیکی کے کاموں میں) خرچ کرتے ہیں الحاصل رات کی تنہائی اور رات کا سکون اللہ کی عبادت اور مناجات کا بہترین موقع ہے ہمارے

---

(١) أحمد : ٢٢٦٦٥، ٢٢٧١٩ والآية من سورة السجدة : ١٦.

مُقتدا سید العابدین ﷺ شب میں عبادت واطاعت کا غیر معمولی اہتمام فرماتے بطورخاص تہجُد میں طویل قیام فرماتے تجوید وترتیل کے ساتھ قرآن کی تلاوت فرماتے رکوع اور سجدوں میں دیر تک تسبیحات پڑھتے مناجات کرتے اور باری تعالی کی رحمت وعطا اور فضل وکرم کا سوال فرماتے نبی اکرم ﷺ کی پیروی میں اللہ کے مُقَرَّب اور مخلص بندے بھی راتوں کو عبادت وانابت کرتے ہیں خشوع وخضوع اختیار کرتے ہیں اللہ سے قلبی تعلق قائم کرتے ہیں ذِکرو تلاوت کرتے ہیں اور تہجُد کی پابندی کرتے ہیں باری تعالی نے اپنے مُقرَّب بندوں کی پاکیزہ صفات کے ضمن میں ارشاد فرمایا: (وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا)[1]. اور جو راتیں اس طرح گذارتے ہیں کہ اپنے رب کے سامنے کبھی (سجدے میں ہوتے ہیں اور (کبھی) قیام میں، الغرض اللہ کے مخلص بندے رات کی تنہائی میں مناجات کرتے ہیں اپنے رب کی عظمت وکبریائی بیان کرتے ہیں اس کی حمد وثنا کرتے ہیں اس کے انعامات واحسانات پر اس کا شکر ادا کرتے ہیں اپنی فلاح وکامیابی کے لیے اور اپنے بچوں کی سعادت و نیک بختی کے لیے دعائیں کرتے ہیں نیز اپنے حکمرانوں اپنے وطن عزیز اور امت مسلمہ کی بھلائی کے لیے بلکہ

(١) الفرقان: ٦٤.

پورے عالم کے امن وامان کے لیے اللہ سے دعائیں کرتے ہیں اس طرح ان کی نماز تہجّد ان کے لیے اللہ کی رحمت وعنایت کا ذریعہ بنتی ہے ان کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور اس کی برکت سے ان کے اخلاق وہ اطوار پاکیزہ ہوتے ہیں اور معاشرے میں ان کو قدرومنزلت نصیب ہوتی ہے الحاصل نماز تہَجُّد انتہائی متبرک اور باعظمت نماز ہے بلکہ فرض نمازوں کے بعد سب سے زیادہ افضل اور باعظمت نماز تہجد ہی کی نماز ہے نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: «أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ: صَلَاةُ اللَّيْلِ»[1].

فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل تہجّد کی نماز ہے، ایک دوسری حدیث میں قیام اللیل کی فضیلت کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا «أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ: صَلَاةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَيَقُومُ ثُلُثَهُ»[2]. اللہ تعالی کو سب سے زیادہ محبوب حضرت داوٗد کی نماز ہے وہ آدھی رات آرام کرتے تھے اور تہائی رات عبادت اور قیام کرتے تھے پس جو بندہ تہَجُّد کا اہتمام کرتا ہے وہ قلب کی طُمانینت پاکیزہ طبیعت اور مکمل بشاشت کے ساتھ صبح کرتا ہے[3] وہ شرح

---

(١) مسلم: ١١٦٣.
(٢) متفق عليه
(٣) فتح الباري: ٢٦/٣.

صدراور راحت واطمینان کی نعمت سے مالامال ہوتا ہے اور اس کے چہرے پر رونق اور نورانیت پھیلی ہوئی ہوتی ہے کسی نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا کہ تہجد گزار بندوں کے چہرے پُررونق اور نورانی کیوں ہوتے ہیں؟ توانہوں نے جواب دیا کہ چونکہ وہ بندے تنہائی میں اللہ کی عبادت واطاعت کرتے ہیں اور خشوع وخضوع اختیار کرتے ہیں اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت ونورانیت کا حصہ عطا فرمادیتا ہے[1] اس نورانیت کا یہ اثر ہوتا ہے کہ اس کو دیکھنے والے اور اس سے ملاقات کرنے والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور اس کو لوگوں کے درمیان عزت ومرتبت اور قدر ومنزلت نصیب ہوتی ہے[2] باری تعالیٰ تہجد گزار بندوں کو اپنی خصوصی محبت وعنایت سے نوازتا ہے پھر اللہ جل جلالہ جس بندے سے محبت سے کرتا ہے تو لوگوں کے درمیان اس کو عزت ووقار عطا فرماتا ہے لوگوں کے دلوں میں اس کی عظمت ومحبت ڈال دیتا ہے اور آسمان وزمین میں اسکی مقبولیت کو عام فرمادیتا ہے ایسے بندے کو اللہ کا تقرب حاصل ہوتا ہے اور گناہوں سے اس کی حفاظت ہوتی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تہجد کی تاکید کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: « عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ، فَإِنَّهُ دَأْبُ

---

(۱) اختيار الأولى في شرح حديث اختصام الملأ الأعلى لابن رجب، ص: ۹۰.
(۲) المعجم الأوسط: ۴۲۷۸، والمستدرك: ۷۹۲۱.

الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ، وَإِنَّ قِيَامَ اللَّيْلِ قُرْبَةٌ إِلَى اللهِ، وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْإِثْمِ، وَتَكْفِيرٌ لِلسَّيِّئَاتِ »[1]. قیام اللیل اور تہجُّد کو اپنے اوپر لازم کرلو اور اس کا اہتمام کیاکرو، کیوں کہ یہ تم سے پہلے کے صالحین کی خصلت ہے، اور بلا شبہ رات کا قیام یعنی تہجُّد اللہ سے قریب ہونے کا سبب ہے، نیز گناہوں سے دور رہنے کا اور برائیوں کے مٹنے کا ایک ذریعہ ہے

تہجُّد اور رمضان کی برکت کی تمنا کرنے والو! اسی طرح اللہ تعالی تہجُّد گذار بندوں پر خصوصی توجہ فرماتا ہے ان کو اپنی قربت وعنایت سے نوازتا ہے ان کو دین ودنیا کی بھلائی اور کامیابی عطا فرماتا ہے ان کو کثیر اجر وثواب بخشتا ہے اور ان کے درجات بلند فرماتا ہے قرآن کریم نے خدائے رحمان کے خاص بندوں کی تعریف فرمائی ہے ان کی عبادت وانابت ذِکر وتلاوت اور تہجُّد وشب خیزی کا ذکر کیا ہے پھر ان کا اجر وثواب بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ﴿أُولَئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا * خَالِدِينَ فِيهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا﴾[2]. یہی لوگ ہیں جنہیں ان کے صبر کے بدلے میں جنت کے بالا

---

(١) الترمذي : ٣٥٤٩ .
(٢) الفرقان : ٧٥ - ٧٦.

خانے عطا ہوں گے اور وہاں دعاؤں سے اور سلام سے ان کا استقبال کیا جائے گا وہ اس میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے کسی کا ٹھکانہ اور قیام گاہ بننے کے لیے وہ بہت ہی عمدہ جگہ ہے، ایک بار سرور کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ فِي الجَنَّةِ غُرَفًا تُرَى ظُهُورُهَا مِنْ بُطُونِهَا، وَبُطُونُهَا مِنْ ظُهُورِهَا». بلا شبہ جنت میں ایسے بالاخانے ہیں جن کا بیرونی حصہ اندر سے اور اندرونی حصہ باہر سے نظر آئے گا یعنی باہر سے اندر کا اور اندر سے باہر کا خوشنما منظر صاف نظر آئے گا یہ سن کر ایک اَعرابي نے سؤال کیا یا رسول اللہ یہ بالاخانے کس کو ملیں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: «لِمَنْ أَطَابَ الْكَلاَمَ، وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَأَدَامَ الصِّيَامَ، وَصَلَّى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ»(١). یہ بالاخانے اس شخص کیلئے ہونگے جو لوگوں سے اچھی طرح بات کرے اور مسکینوں کو کھانا کھلائے اور کثرت سے روزے رکھے اور رات میں جبکہ لوگ سو رہے ہوں اخلاص وللہیت کے ساتھ نماز پڑھے، ایسے بندے جنت کے بالاخانوں اور بلند درجات میں امن واطمئنان کی نعمت سے سرفراز ہوں گے وہ جنت کی عظیم الشان محیر العقول اور ناقابل تصور نعمتوں سے لطف اندوز ہوں گے باری تعالی جَلَّ جَلَالُهُ کا ارشاد ہے ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا

---

(١) الترمذي : ١٩٨٤.

أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ)[۱]. چنانچہ کسی متنفس کو کچھ معلوم نہیں ہے کہ ایسے بندوں کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا کیا کیا سامان چھپا کر رکھا گیا ہے ان اعمال کے بدلے میں جو وہ لوگ کیا کرتے تھے یا اللہ یا کریم ہم کو تراویح اور تہجّد کی توفیق عطا فرما ہمارے روزے، تراویح، صدقات وخیرات اور جملہ طاعات کو قبول فرمالے اور اپنی رحمت وعنایت سے نوازدے ***

فَاللَّهُمَّ اجْعَلْنَا لِلَّيْلِ قَائِمِينَ، وَلِلنَّهَارِ صَائِمِينَ، وَتَقَبَّلْ صَلاَتَنَا، وَقِيَامَنَا وَصِيَامَنَا، وَصَالِحَاتِ أَعْمَالِنَا، وَوَفِّقْنَا لِطَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ، وَطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ الْأَمِينِ ﷺ وَطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ عَمَلاً بِقَوْلِكَ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ)[۲].

نَفَعَنِي اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ، وَبِسُنَّةِ نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(۱) السجدة : ۱۷.
(۲) النساء : ۵۹.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، جَعَلَ قِيَامَ اللَّيْلِ شِعَارَ الطَّائِعِينَ، وَدَأْبَ الْمُقَرَّبِينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى التَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

رفیقانِ ملت اسلامیہ! میرے روزہ دار دوستو! نماز تراویح کی بہت زیادہ فضیلت وبرکت ہے اور اس کا بے انتہا اجر و ثواب ہے لہذا ہمیں اس کی پابندی کرنی چاہیے اور رمضان المبارک کو اطاعت و عبادت کے لیے غنیمت سمجھنا چاہیے لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا چاہیے غریبوں اور مسکینوں کی مدد کرنی چاہیے اذکار و تسبیحات کا اہتمام کرنا چاہیے قرآن کریم کی تلاوت کرنی چاہیے اس کا ترجمہ پڑھنا چاہیے اور اس کے احکام پر عمل کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ ہم ذاکرین میں شامل ہوں اور ہمیں کثیر اجر و ثواب عطا کیا جائے نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے : «مَنْ قَامَ بِعَشْرِ

آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ»[1]. جس شخص نے دس آیات (کی تلاوت) کے ساتھ قیام کیا وہ غافل لوگوں میں نہیں لکھا جائے گا ہم خود بھی باجماعت تراویح کا اہتمام کریں اور اپنے بچوں کو بھی اس کی ترغیب دیں تاکہ ان کے اندر اللہ کی اطاعت وعبادت کا مزاج پختہ ہو ان پر اللہ کا فضل وکرم اور اس کی رحمت وعنایت نازل ہو اور ان کو دین و دنیا کی کامیابی اور سعادت دارین حاصل ہو آخر میں بارگاہِ رب العزت میں مخلصانہ دعا ہے کہ الہ العلمین ہم کو تراویح کے اہتمام کی توفیق عطا فرما ہم کو تہجد کا پابند بنادے رمضان المبارک کو ہمارے لئے خیر وبرکت اور رحمت ومغفرت کا مہینہ بنادے ہمارے روزے، تراویح، صدقات وخیرات اور جملہ طاعات کو قبول فرما لے اور ہم کو اپنے خاص بندوں میں شامل فرمالے*** هَذَا وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى خَيْرِ الْبَشَرِ، وَأَطِيعُوا رَبَّكُمْ فِيمَا أَمَرَ، فَقَدْ قَالَ سُبْحَانَهُ: ﴿إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾[2]. اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ

---

(١) أَبُو دَاوُدَ:١٣٩٨.
(٢) الأحزاب : ٥٦ .

الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ نَرْجُو، وَإِيَّاكَ نَدْعُو، فَأَدِمْ عَلَيْنَا فَضْلَكَ، وَأَسْبِغْ عَلَيْنَا نِعَمَكَ، وَتَقَبَّلْ صَلَوَاتِنَا، وَضَاعِفْ حَسَنَاتِنَا، وَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِنَا، وَارْفَعْ دَرَجَاتِنَا، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخَ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِدٍ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَاشْمَلْ بِتَوْفِيقِكَ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِدَ وَالشَّيْخَ مَكْتُومَ وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رِضْوَانِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. وَارْحَمِ اللَّهُمَّ جَمِيعَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، إِنَّكَ سَمِيعٌ قَرِيبٌ مُجِيبُ الدَّعَوَاتِ. اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الْأَمَانَ وَالِاسْتِقْرَارَ، وَالرَّخَاءَ وَالِازْدِهَارَ، وَزِدْهَا تَقَدُّمًا وَرِفْعَةً، وَتَسَامُحًا وَمَحَبَّةً، وَأَدِمْ عَلَى أَهْلِهَا السَّعَادَةَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارَ، وَأَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ مَعَ الْأَخْيَارِ، وَاجْزِ أَهْلِيهِمْ جَزَاءَ الصَّابِرِينَ؛ بِكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ؛ الَّذِينَ تَحَالَفُوا عَلَى رَدِّ الْحَقِّ إِلَى أَصْحَابِهِ، وَاجْمَعْ أَهْلَ الْيَمَنِ عَلَى كَلِمَةِ الْحَقِّ وَالشَّرْعِيَّةِ، وَأَدِمْ عَلَيْهِمُ الِاسْتِقْرَارَ، وَعَلَى بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ، وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ، يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.